# سُورۃ الکوثر

## بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

إِنَّآ أَعۡطَيۡنَٰكَ ٱلۡكَوۡثَرَ ○ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَٱنۡحَرۡ ○ إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ ٱلۡأَبۡتَرُ ○

ہم نے تجھ کو معارفِ کثیرہ عطا فرمائے ہیں سو اس کے شکر میں نماز پڑھ اور قربانی دے۔

(براہینِ احمدیہ صفحہ ۵۱۷ حاشیہ)

یہ جو اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو فرمایا اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ یہ اُس وقت کی بات ہے کہ ایک کافر نے کہا کہ آپ کی اولاد نہیں ہے۔ معلوم نہیں اُس نے اَبتر کا لفظ بولا تھا جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اِنَّ شَانِئَکَ ھُوَ الْاَبْتَرُ تیرا دشمن ہی بے اَولاد رہے گا۔

روحانی طور پر جو لوگ آئیں گے وہ آپؐ ہی کی اَولاد سمجھے جائیں گے اور وہ آپؐ کے علوم و برکات کے وارث ہوں گے اور اس سے حصہ پائیں گے۔ اِس آیت کو مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ[1] کے ساتھ ملا کر پڑھو تو حقیقت معلوم ہو جاتی ہے۔ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رُوحانی اولاد بھی نہیں تھی تو پھر معاذ اللہ آپ اُبتر ٹھہرتے ہیں جو آپ کے اعداء کے لئے ہے اور اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ کو روحانی اَولاد کثیر دی گئی ہے پس اگر ہم یہ اعتقاد نہ رکھیں گے کہ کثرت کے ساتھ آپؐ کی روحانی اولاد ہوئی ہے تو اس پیشگوئی کے بھی منکر ٹھہریں گے۔

---

[1] سُورۃ الاحزاب : ۴۱

اِس لئے ہر حالت میں ایک سچے مسلمان کو یہ ماننا پڑے گا اور ماننا چاہیئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تاثیراتِ قدسی ابدالآباد کے لئے ویسی ہی ہیں جیسی تیرہ سو برس پہلے تھیں چنانچہ ان تاثیرات کے ثبوت کے لئے ہی خدا تعالیٰ نے یہ سلسلہ قائم کیا ہے اور اب وہی آیات و برکات ظاہر ہو رہے ہیں جو اُس وقت ہو رہے تھے۔

(الحکم جلد ۷ نمبر ۱۹ مورخہ ۲۴ رمئی ۱۹۰۳ء صفحہ ۲)

اگر یہ مانا جائے جیسا کہ ہمارے مخالف کہتے ہیں کہ آپ کا نہ کوئی جسمانی بیٹا تھا نہ روحانی۔ تو پھر اس طرح پر معاذ اللہ یہ لوگ آپ کو اَبتر ٹھہراتے ہیں مگر ایسا نہیں۔ آپ کی شان تو یہ ہے کہ اِنَّآ اَعۡطَيۡنٰكَ الۡكَوۡثَرَؕ‏ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانۡحَرۡؕ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الۡاَبۡتَرُ ۝ (الحکم جلد ۶ نمبر ۳۷ مورخہ ۱۷ را کتوبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۰)

اگر آپ کا سلسلہ آپ سے ہی شروع ہو کر آپ ہی پر ختم ہو گیا تو آپ اَبتر ٹھہریں گے (معاذ اللہ) حالانکہ اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرماتا ہے اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الۡاَبۡتَرُ یعنی تجھے تو ہم نے کثرت کے ساتھ روحانی اولاد عطا کی ہے جو تجھے بے اولاد کہتا ہے وہی اَبتر ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جسمانی فرزند تو کوئی تھا نہیں۔ اگر روحانی طور پر بھی آپ کی اولاد کوئی نہیں تو ایسا شخص خود بتاؤ کیا کہلاوے گا؟ مَیں تو اس کو سب سے بڑھ کر بے ایمانی اور کفر سمجھتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت اِس قسم کا خیال بھی کیا جاوے۔ اِنَّآ اَعۡطَيۡنٰكَ الۡكَوۡثَرَ کسی دوسرے نبی کو نہیں کہا گیا یہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا خاصہ ہے۔ آپ کو اِس قدر روحانی اولاد عطا کی گئی جس کا شمار بھی نہیں ہو سکتا اِس لئے قیامت تک یہ سلسلہ بدستور جاری ہے۔ روحانی اولاد ہی کے ذریعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زندہ نبی ہیں کیونکہ آپ کے انوار و برکات کا سلسلہ برابر جاری ہے اور جیسے اولاد میں والدین کے نقوش ہوتے ہیں اسی طرح روحانی اولاد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات اور فیوض کے آثار اور نشانات موجود ہیں۔ اَلۡوَلَدُ سِرٌّ لِاَبِیۡهِ۔

(الحکم جلد ۹ نمبر ۳۹ مورخہ ۱۰ رنومبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲)

فَلَا شَكَّ اَنَّهٗ اٰدَمُ اٰخِرِ الزَّمَانِ وَالْاُمَّةُ كَالذُّرِّيَّةِ لِهٰذَا النَّبِيِّ الْمَحْمُوْدِ۔ وَاِلَيْهِ اَشَارَ فِيْ قَوْلِهٖ اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ۔ فَامْعِنْ فِيْهِ وَتَفَكَّرْ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغَافِلِيْنَ۔ (خطبہ الہامیہ صفحہ ۱۷۳)

اِنَّآ اَعۡطَيۡنٰكَ الۡكَوۡثَرَ میں ایک بروزی وجود کا وعدہ دیا گیا جس کے زمانہ میں کوثر ظہور میں آئے گا یعنی

---

ترجمہ از اصل:۔ پس شک نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آخر زمانہ کے آدم ہیں اور امت اس نبی محمود کی ذریت کی بجا ہے اور اس کی طرف خدا تعالیٰ کے اِس قول کا اشارہ ہے اِنَّآ اَعۡطَيۡنٰكَ الۡكَوۡثَرَ۔ پس اِن معنوں میں غور اور فکر کر اور غافلوں میں سے مت ہو۔ (خطبہ الہامیہ صفحہ ۱۷۳)

دینی برکات کے چشمے بہہ نکلیں گے اور بکثرت دُنیا میں سچے اہلِ اسلام ہو جائیں گے۔ اِس آیت میں بھی ظاہری اولاد کی ضرورت کو نظرِ تحقیر سے دیکھا اور بروزی اولاد کی پیشگوئی کی گئی۔

(تبلیغِ رسالت (مجموعہ اشتہارات) جلد دہم صفحہ ۲۴)

محاوراتِ عرب کو بالاستقصاء دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ اَبتر کے لفظ میں یہ شرط نہیں ہے کہ کوئی شخص صاحبِ اولاد اس حالت میں مَرے کہ جب اس کی زندگی میں اس کی اولاد فوت ہو جائے بلکہ نسل کی جڑھ کٹ جانا شرط ہے جیسا کہ بتر کے معنے لُغتِ عرب میں یہ لکھے ہیں کہ اَلْبَتْرُ اِسْتِیْصَالُ الشَّیْءِ قَطْعًا یعنی بتر کہتے ہیں کسی چیز کو جڑھ سے کاٹ دینے کو..... اِس پیشگوئی کے لئے ضروری نہیں کہ اس کی زندگی میں ہی وہ تمام نسل مَرجائے کیونکہ اگر یہی شرط ہو تو پھر ایسی صورت میں ایسی قطع نسل کا کیا نام رکھنا چاہیئے کہ ایک انسان ایک یا دو ولد چھوڑ کر مَرجائے اور بعد اس کے کسی وقت وہ لڑکے بھی مَرجائیں اور کچھ نسل باقی نہ رہے۔ کیا عرب کے محاورات میں بجز اَبتر کے لفظ کے ایسی صورت میں کوئی اَور لفظ بھی موجود ہے اور کیا یہ کہنا جائز ہوگا کہ ایسا شخص منقطع النّسل نہیں اور لفظ اِسْتِیْصَالُ الشَّیْءِ قَطْعًا اُس پر لازم نہیں آتا۔ پس ظاہر ہے کہ ایسا خیال حماقت اور دیوانگی ہے اور زبانِ عرب میں اِس قسم کے قطعِ نسل کے لئے بجز لفظ اَبْتَرْ کے اَور کوئی لفظ مقرر نہیں۔ اہلِ عرب اُس شخص کو بہرحال اَبتر ہی کہتے ہیں جس کی اولاد اُس کی زندگی میں یا بعد اس کے اپنی موت کی وجہ سے اُس کو لاولد کے نام سے موسوم کرے بلکہ ہر ایک ملک میں ایسے شخص کا نام بہرحال اَبتر ہی ہے جس کی نسل باقی نہ رہے اور منقطع النّسل کرکے پکارا جائے اور ائمہ لُغتِ عرب میں سے کسی نے یہ بیان نہیں کیا کہ اَبتر ہونے کیلئے لازمی طور پر یہ شرط ہے کہ ایک شخص کے اولاد ہو کر اس کی زندگی میں ہی مَرجائے اور اگر کسی کی اولاد اس کی زندگی میں فوت نہ ہو مگر اس کے مَرنے کے بعد فوت ہو کر قطعِ نسل کر دے تو کیا عرب کی زبان میں ایسے شخص کو کسی اَور نام سے موسُوم کرتے ہیں بلکہ جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں اِس لفظ کے اصل مادّہ میں بہت وسعت ہے کیونکہ عربی میں بتر صرف بجڑ کاٹ دینے کو کہتے ہیں۔

واضح ہو کہ عرب کی زبان میں ابتر کا لفظ ایک وسیع لفظ ہے۔ لِسان العرب میں لکھا ہے..... بتر کہتے ہیں ایک چیز کا جڑھ سے کاٹ دینا۔ دوسرے معنی بتر کے یہ ہیں کہ دُم وغیرہ کو کاٹ دینا۔ (۱) ابتر اس کو کہتے ہیں جس کی دُم کاٹی گئی ہو (۲) سانپوں کی اقسام میں سے ایک قسم سانپوں کا نام ابتر ہے۔ اِس قسم کے سانپ کو شیطان کہتے ہیں اگر حاملہ عورت اس کو دیکھے تو اس کا حمل ساقط ہو جاتا ہے (۳) اور حدیث میں ہے کہ ہر ایک امرِ شاندار جس کو حمدِ الٰہی سے شروع نہ کیا جاوے وہ اَبتر ہے (۴) اور ابتر اس کو بھی کہتے ہیں کہ جو عقب نہ رکھتا ہو یعنی اس کا کوئی بیٹا نہ ہو یا بیٹے کا بیٹا نہ ہو۔ لِسان العرب میں لکھا گیا ہے کہ عقب ولد کو بھی کہتے ہیں اور ولد الولد کو بھی کہتے

ہیں پس اِن معنوں کی رُو سے جس کا بیٹا نہیں وہ بھی اَبتر ہے اور جس کے بیٹے کے آگے بیٹا نہیں وہ بھی اَبتر ہے مگر جس کے کئی بیٹوں میں کسی بیٹے کی نسل چل جائے اُس کو اَبتر نہیں کہہ سکتے۔ پس جو شخص مَر جائے اور ایسا کوئی بچہ نہ چھوڑے اس کا نام بھی اَبتر ہے اور اس کے موافق خدا تعالیٰ کے اس قول کی تفسیر کی گئی ہے کہ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ۔ یہ آیت عاص بن وائل کے حق میں نازل ہوئی تھی۔ وہ ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ بیٹھے ہوئے تھے۔ پس عاص بن وائل نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ یہ اَبتر ہے یعنی اس کا کوئی لڑکا نہیں ہے اور نہ لڑکے کا لڑکا۔ تب خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرمایا کہ اے محمدؐ! جو تیرا بدگو ہے وہی اَبتر ہے یعنی مقدر یوں ہے کہ جس اولاد پر وہ ناز کرتا ہے آخر اُس کی اولاد فنا ہو جائے گی۔ گو اس کی زندگی میں یا بعد اس کے۔ اور سلسلہ نسل ختم ہو جائے گا۔ یہ تو ظاہر ہے کہ عاص بن وائل اولاد رکھتا تھا کیونکہ اگر وہ اَبتر یعنی بے اولاد ہوتا تو یہ غیر معقول بات تھی کہ باوجود آپ اَبتر ہونے کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام اَبتر رکھتا۔ پس خدائے تعالیٰ کی طرف سے یہ پیشگوئی تھی کہ انجام کار اس کی نسل قطع ہو جائے گی گو اس کی زندگی میں ہو یا بعد اس کے۔ چنانچہ ایسا ہی ہؤا۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ وہ اولاد چھوڑ کر مَر گیا تھا لیکن بعد اس کے اس کی اولاد کا بھی خاتمہ ہو گیا۔ کیونکہ اگر اولاد اس کے رُوبرو مَرتی تو ضرور اس کا ذکر کیا جاتا۔ اور باقی ترجمہ یہ ہے کہ اِس جگہ ابتر کے یہ معنی بھی جائز ہیں کہ اَبتر اس کو کہتے ہیں کہ ہر ایک خیر سے محروم اور بے نصیب ہو۔ اور ابنِ عباسؓ کی حدیث میں ہے کہ جب ابنِ اشرف مکہ میں آیا تو اس کو قریش نے کہا کہ تُو سب مدینہ والوں سے بہتر اور ان کا سردار ہے۔ اُس نے کہا کہ ہاں مَیں ایسا ہی ہوں۔ تب قریش نے کہا کہ کیا تُو اِس شخص کی طرف نہیں دیکھتا (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف) یہ ایک کمزور اور ضعیف اور گمنام شخص ہے نہ اِس کا کوئی بیٹا اور نہ کوئی بھائی اور نہ کوئی دوستوں کی جماعت اس کے ساتھ ہے بلکہ ایک فردِ واحد اکیلی جان ہے اور قوم میں سے کاٹا ہؤا ہے یعنی قوم نے باعث مخالفت اپنی جماعت میں سے اس کو خارج کر دیا ہے اور فتویٰ دے دیا ہے کہ کوئی اس کے ساتھ میل ملاپ نہ کرے اور نہ کوئی اس کی ہمدردی کرے اور باوجود اِس بات کے کہ یہ شخص کچھ بھی عزت نہیں رکھتا اور اس کو کوئی جانتا نہیں کہ کون ہے پھر یہ گمان کرتا ہے کہ ہم سے بہتر ہے۔ لیکن ہم ایک معزز جماعت ہیں تمام حج کرنے والے ہم میں سے ہیں اور ہم ان کے سردار ہیں اور خانہ کعبہ کے متولّی اور خادم بھی ہم ہی ہیں اور حاجیوں کو پانی پلانے کا شرف بھی ہمیں ہی حاصل ہے مگر یہ شخص تو کسی شمار میں نہیں۔ جب یہ تمام باتیں ابن الاشرف نے سُنیں تو اس بدبخت نے جواب دیا کہ درحقیقت تم اُس شخص سے جو پیغمبری کا دعویٰ کرتا ہے بہتر ہو۔ تب خدا تعالیٰ نے اس کے حق میں اور قریش کی اس تمام جماعت کے حق میں جو اَبتر کہتی تھی فرمایا کہ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ یعنی ابن الاشرف نے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کو اَبتر کہا اور قریش کے کفار نے بھی اَبتر کہا یہ خود اَبتر ہیں یعنی ان کی اولاد کا سلسلہ منقطع ہو جائے گا اور ہر ایک خیر و برکت سے محروم مریں گے۔ اِس بات کو تو آج تک کوئی ثابت نہیں کر سکا کہ وہ تمام قریش کے لوگ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ابتر کہتے تھے ان کی زندگی میں ہی ان کے تمام لڑکے مر گئے تھے یا اُن کی اولاد نہیں تھی کیونکہ اگر انکی اولاد نہ ہوتی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہرگز وہ لوگ اَبتر نہ کہتے۔ یہ بات کوئی عقلمند قبول نہیں کر سکتا کہ ایک شخص خود ابتر ہو کر دوسرے کو اَبتر کہے پس ماننا پڑتا ہے کہ اُن کی اولاد موجود تھی۔ اور یہ دوسرا امر کہ پیشگوئی کے مطابق ان لوگوں کی اولاد ان کی زندگی میں ہی مر گئی تھی یہ امر بھی قرینِ قیاس نہیں اور عقل اس کو ہرگز باور نہیں کر سکتی کیونکہ ایسا کہنے والے نہ ایک نہ دو بلکہ صدہا شریر النفس اور خبیث الطبع آدمی تھے جن کی اولاد کی ہزارہا تک نوبت پہنچی تھی۔ پس اگر ان کی زندگی میں ہی ان کی تمام اولاد مر جاتی تو ملک میں ایک کہرام مچ جاتا کیونکہ معجزہ کے طور پر ہزارہا بچوں کا مر جانا اور پھر لاولد ہونے کی حالت میں اُن کے باپوں کا مرنا یہ ایسا معجزہ نہیں تھا جو مخفی رہ سکتا اور ضرور تھا کہ احادیث اور تاریخوں کی کتابوں میں اس کا ذکر ہوتا پس اس سے یقینی طور پر ثابت ہوتا ہے کہ اکثر اُن کے اولاد چھوڑ کر مر گئے تھے اور بعد میں پیشگوئی کے مطابق آہستہ آہستہ ان کی نسل منقطع ہو گئی ...... بقیہ ترجمہ لسان العرب کا یہ ہے کہ اَبتر مُفلس کو بھی کہتے ہیں اور اُس شخص کو بھی جو خسارہ میں ہو اور اُن چیزوں کو اَبتر کہتے ہیں جو مشکیزہ اور لوٹا وغیرہ میں سے قبضہ نہ رکھتے ہوں۔

اِس تمام تحقیق سے ظاہر ہے کہ اوّل تو اَبتر کا لفظ بے فرزند ہونے کے لئے مخصوص نہیں ہے بلکہ ہر ایک بے نصیب اور نامراد جو ناکام اور زیاں کار ہے اس کو بھی اَبتر کہتے ہیں ..... علاوہ اس کے تحقیق متذکرہ بالا کی رُو سے ثابت ہو گیا کہ اَبتر ہونے کے لئے یہ ضروری نہیں کہ انسان ایسی حالت میں مرے جبکہ کوئی اس کی اولاد نہ ہو مگر بعد میں اس کی اولاد کا سلسلہ منقطع ہو جائے اور پوتے سے آگے نہ چلے تب وہ اَبتر کہلاتا ہے جیسا کہ ہم ذکر کر چکے ہیں کہ قریش کے صدہا خبیث طبع لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام اَبتر رکھا تھا اور وہ لوگ صاحبِ اولاد تھے اور اسلامی تاریخ میں ثابت نہیں کیا گیا کہ ان کی حیات میں ہی ان کے بیٹے اور پوتے ہلاک ہو گئے تھے بلکہ بعد میں آہستہ آہستہ اُن کا قطع نسل ہو گیا تھا۔ (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۷ تا ۱۱)

یہ ..... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جسمانی اور روحانی طور پر ہر دو طرح اَبتر قرار دیتے ہیں حالانکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّآ اَعۡطَیۡنٰکَ الۡکَوۡثَرَ۔ یہاں کَوْثَر کا قرینہ فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانۡحَرۡ ہے۔ نحر اولاد کے لئے بھی ہوتا ہے کہ جب عقیقہ ہوتا ہے تو قربانیاں دیتے ہیں۔ پس اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد نہ روحانی ہوئی نہ جسمانی تو نحر کس کے لئے آیا۔ (البدر جلد ۱ ۷ مورخہ ۱۲ دسمبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۵۰)